بسم اللہ الرحمن الرحیم

ممتاز عالم، عطاء بن خلیل ابوالرشتہ امیر حزب التحریر کا 1438 ہجری کے ذی الحج کے آغاز پر خطاب

(وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ)

"اس صبح کی قسم۔ اور ان دس (مبارک) راتوں کی قسم"

(سورۃ الفجر: 2 1)

اُن سچے، پاکیزہ اور دعوت کے نیک علمبر داروں کے لئے، اگرچہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کے لئے پاکیزگی کا بیان نہیں کرتے۔

ہماری ویب سائٹ سے استفادہ کرنے والے حق کے اُن علمبر داروں کے لئے کہ جو اس میں اللہ کی اجازت کے ساتھ اچھائی کے متلاشی ہیں۔۔۔

اُن تمام مسلمانوں کے لئے کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔

اُن تمام لوگوں کو میری طرف سے دل کی گہرائیوں سے "اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

جیسا کہ آپ واقف ہیں کہ ہم عید کی صبح آپ کو مبارک باد دینے کی روایت رکھتے ہیں مگر امام نے فجر کی نماز میں اوپر بیان کردہ مقدس آیات کی تلاوت کی، لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ میں ان دس برکت والے دنوں میں سے پہلے دن پر آپ سے بات کروں، کہ اللہ نے اِن دس دنوں کا وعدہ کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اِن دس دنوں میں کیے گئے نیک اعمال کو باقی دنوں سے افضل قرار دیا ہیں۔ احمد نے اپنی مسند میں سعید بن جبیر سے اور اُنہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ أَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ»

"جس کسی نے بھی ان دنوں میں (یعنی ذی الحج کے پہلے دس دنوں میں) نیک اعمال کیے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک دوسرے دنوں میں کیے گئے اعمال سے افضل ہیں"، صحابہؓ نے دریافت "کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہیں؟"، آپ ﷺ نے جواب دیا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہیں"، سوائے اُس شخص کے کہ جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں لوٹا (یعنی شہید ہو گیا)"۔

یہ عظیم دن ذی الحج کے مقدس مہینے کے ساتھ ہی شروع ہوتے ہیں اور عید قربان پر ختم ہوتے ہیں، اور یہ کہ میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ ان دنوں کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری عبادات قبول فرمائے، اور یہ کہ یہ دس راتیں اُن تمام لوگوں کے لئے خیر کا باعث ہوں کہ جو ان دنوں کا ٹھیک طریقہ سے حق ادا کریں، کیونکہ یہ دن سچائی، خلوص، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے دن ہیں، جن میں اچھے اعمال اور دعائیں اللہ کی اجازت سے قبول ہوتی ہیں۔

پیارے بھائیوں اور بہنوں:

کچھ شباب کہتے ہیں کہ ہم پر بین الاقوامی، علاقائی، اور اور مقامی طور پر ہراساں کرنے کا عمل تیز ہوا ہے۔ جی ہاں، یہ بات سچ ہے، لیکن یہ ناامیدی یا غم کی وجہ نہیں ہے بلکہ یہ تو کامیابی کی نشانی ہے کیونکہ بحران میں شدت اس کے ختم ہونے کی نشانی ہوتی ہے، اور رات کی شدید تاریکی حقیقی صبح کی آمد کا اعلان ہوتا ہے۔ پس ہم جانتے ہیں کہ کفارِ قریش نے آپ ﷺ کی دعوت کا مقابلہ کیا، اور دعوت کے راستے میں ہر لمحہ بڑھتے ہوئے ظلم کی ساتھ رکاوٹیں کھڑی کیں۔ اُنہوں نے آپ ﷺ اور صحابہؓ کا شعب ابی طالب کی گھاٹی میں قید کر کے قطع تعلق (بائیکاٹ) کیا، اُن پر بے تحاشہ تشدد کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک سے خون جاری ہو گیا۔ قریش نے آپ ﷺ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کیا اور معاذ اللہ آپ ﷺ پر جادو، دیوانگی اور جھوٹ بولنے کا الزام لگایا۔

(كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلاَّ كَذِبًا)

"کتنا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکل رہا ہے، وہ (سراسر) جھوٹ کے سوا کچھ کہتے ہی نہیں" (سورۃ الکہف: 5)۔

پھر بحران مزید شدت اختیار کر گیا اور انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو قتل کرنے پر اتفاق کیا (معاذ اللہ)۔ انہوں نے آپ ﷺ کا غارِ ثور تک پیچھا کیا، جہاں آپ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ نے پناہ لی ہوئی تھی، اور کفار غارِ ثور کے منہ پر صرف ایک گز کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ جس شام یہ واقع ہوا، اُس کے ٹھیک ایک یا دو دن بعد آپ ﷺ نے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کی کہ جس کی روشنیوں نے حق کو چاروں طرف پھیلا دیا۔

(إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لأُوْلِي الأَلْبَابِ)

" بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے"(سورۃ الزمر: 21)۔

اور یقیناً اس ہی دعوت کے ہم بھی علمبر دار اور اللہ کے رسول ﷺ کے نقشِ قدم پر رواں دواں ہیں۔ حزب التحریر جو کہ اس دعوت کی رہنما ہے، اس کے شباب اور قیادت مختلف طریقوں سے ہراساں کیے جانے کا شکار ہیں یہاں تک کہ سازشیوں کی سازشوں، ظالموں کے جاسوسوں اور نفرت کرنے والوں کے ہاتھوں ظلم اور تشدد سے شہید کر دیے گئے۔

جہاں تک حزب کی بات ہے تو تقریباً تمام مسلم ممالک میں اس پر پابندی لگا دی گئی ہے اور اسے کام کرنے سے روکا گیا ہے۔ یہاں تک کہ ایسے ممالک کہ جس میں مختلف نقطہ نظر رکھنے والی جماعتوں کو کام کرنے کی آزادی ہے وہاں بھی حزب التحریر پر پابندی لگا دی گئی ہے جیسے کہ انڈونیشیا۔ جبکہ ایسے ممالک کہ جہاں ہر قسم یہاں تک کے فساد پھیلانے والی جماعتوں کو بھی کام کرنے کی آزادی ہے وہاں پر بھی حزب التحریر پر پابندی ہے جیسے کہ تیونس۔ یہ سب اس لیے ہو رہا ہے کیونکہ حزب کلمہ حق بلند کرتی ہے۔ جہاں تک حزب کے شباب کی بات ہے تو ظالموں کی جیلیں اِن کی حالتِ زار کو بیان کرتی ہیں کہ لوہے کی تنگ و تاریک جیلوں میں اِن پر تشدد کیا جاتا ہے اور معاشرے میں، جو کہ ایک کھلی جیل کی طرح ہے، اِن کا پیچھا کیا جاتا ہے، مگر یاد رہے کہ ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور اُس ہی کی طرف لوٹ کے ہمیں جانا ہے۔

جہاں تک حزب کی قیادت کی بات ہے تو حزب کے پہلے امیر کو نفرت کرنے والوں اور جاسوسوں نے بے شمار جھوٹے الزامات کا نشانہ بنایا، وہ لوگ اِن کے مطلق کھلم کھلا جھوٹ بولتے رہے اور بولتے رہے۔۔۔ دوسرے امیر کو انہوں نے صرف بدنام ہی نہیں کیا بلکہ اُن پر یہ بھی الزام لگا دیا کہ اُنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے فکر اور طریقہ کار کی خلاف ورزی کی ہے۔۔۔ اللہ کے غلام حزب کے تیسرے امیر کے مطلق انہوں نے صرف جھوٹ ہی نہیں گڑھا اور اللہ کے رسول ﷺ کے فکر اور طریقہ کار کی خلاف ورزی کا الزام ہی نہیں لگایا بلکہ اُن کی وفات کی جھوٹی خبر بھی پھیلائی۔ یہ لوگ حقیقت میں بے وقوف ہیں کہ اِن کو سمجھ ہی نہیں، کیونکہ اگر انہیں سمجھ ہوتی تو یہ جان لیتے کہ حزب کے امیر کی وفات کا مطلب حزب کی وفات ہر گز نہیں۔ بلکہ ایسی صورت میں عطاء بن خلیل ایک دوسرے عطاء بن خلیل سے بدل دیا جائے گا جو کہ زیادہ طاقتور، زیادہ مضبوط ہو گا اور جو اِن لوگوں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق معاملات کرے گا:

(وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ الأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ)

"اور جب یہ اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیاں چباتے ہیں، فرما دیں: مر جاؤ اپنی گھٹن میں، بیشک اللہ دلوں کی (پوشیدہ) باتوں کو خوب جاننے والا ہے"

(سورۃ آل عمران: 119)۔

یہ دعوت اللہ کی ملکیت ہے اور اسے سازش کرنے والوں کی سازشوں، ظالموں کے جاسوسوں، نفرت کرنے والوں کے ذہن سے اور اور بدنام کرنے والوں کے جھوٹ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، بلکہ یہ دعوت بلند سے بلند تر ہوتی جائے گی اور اللہ کے حکم سے اپنی روشنی آسمانوں تک پہنچا دے گی۔ اور اللہ عزوجل کا وعدہ اور رسول اللہ ﷺ کی بشارت و خوش خبری تین مرحلوں میں پوری ہوں گی:

یہ جبر کی حکومتیں ایک گڑھے میں گر جائیں گی اور نبوت کے طریقے پر خلافت کا قیام ہو گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ»

"پھر ظلم کی حکمرانی ہو گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہو گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے" (امام احمد نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کیا)۔ یہ دنیا پھر سے روشن ہو گی اور اللہ اپنے حکم کے مطابق حق کو قائم کرے گا اور کفار کی کمین گاہوں کا خاتمہ ہو گا۔۔۔۔

اور ہم غاصب یہودی وجود کا خاتمہ کریں گے۔ مسلم نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ...»

"قیامت کی گھڑی اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑیں اور انہیں قتل کریں گے۔۔۔"

ایک اور روایت میں فرمایا

:«تُقَاتِلُكُمُ يَهُودُ، فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ»

"یہودی تم سے لڑیں گے اور تم ان پر غالب رہو گے"۔

اور ہم مقدس سرزمین میں فاتحین کے طور پر داخل ہوں گے اور مسجد الاقصیٰ میں اپنے بھائیوں کی عراق میں دی ہوئی اذان پر نماز پڑھیں گے جو کہ پیغام ہو گا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت ہے مسجد الاقصیٰ کی آزادی کے بعد اس پہلے موذن کی امامت میں۔
اور اللہ کے حکم سے ہم مملکت روم کو کھولیں گے۔احمد نے اپنی مسند اور الحاکم اور الذھبی نے ابو قبیل سے روایت کی کہ انہوں نے کہا:

كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسُئِلَ: أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا: الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ r نَكْتُبُ، إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ r: أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا: قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ« مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلًا، يَعْنِي قُسْطَنْطِينِيَّةَ »

ہم عبد اللہ ابن امر ابن العاص کے ساتھ تھے اور اُن سے پوچھا گیا کہ کون سا شہر پہلے فتح ہو گا قسطنطنیہ یا روم؟ پھر عبد اللہ نے کہا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود کچھ لکھ رہے تھے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا "کون سا شہر پہلے فتح ہو گا قسطنطنیہ یا روم؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہرکیولس کا شہر پہلے فتح ہو گا یعنی قسطنطنیہ" (احمد)

قسطنطنیہ فتح ہو چکا اور اب روم فتح ہو گا، انشاء اللہ، اور فلسطین میں ہمارے ایک ساتھی کی خواہش پوری ہو گی جس نے ایک خط بھیجا تھا جس میں اُس نے اللہ سے دعا کی تھی کہ ارض روم میں اسے تمیم الداریؓ کی طرح زمین کا ایک ٹکڑا ملے۔
لہٰذا ایسا کوئی گھر نہ ہو گا چاہے مٹی سے بنا ہو یا بال سے کہ جس میں اسلام نہ پہنچے طاقتور کی عظمت کے ساتھ یا ذلیل کی تذلیل کے ساتھ۔ عظمت جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسلام کو عطا کریں گے اور ذلت جو کہ اللہ کفر کو دیں گے۔ احمد نے اپنی مسند میں تمیم الداریؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَذُلًّا يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ..»

"یہ معاملہ ہر جگہ پہنچے گا کہ جہاں دن اور رات پہنچتے ہیں؛ اللہ کوئی گھر چاہے مٹی سے بنا ہو یا بال سے، نہیں چھوڑیں گے کہ جس میں یہ دین نہ پہنچے، عظمت یا ذلت کے ساتھ۔ عظمت جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسلام کو عطا کریں گے اور ذلت جو کہ اللہ کفر کو دیں گے۔۔۔"
البیہقی نے اسی قسم کی ایک حدیث السنن الکبریٰ اور الحاکم کی مستدرک سے لی ہے۔

سازشی اور تہمت لگانے والے، کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے یا زمین پر فساد پھیلانے والے، کہتے ہیں کہ ہم احمقوں کی دنیا میں رہتے ہیں یا ہم خواب دیکھنے والوں میں سے ہیں۔۔۔ اور اِن ہی جیسے لوگوں نے پہلے بھی ایسی ہی باتیں کی ہیں۔ اِن جیسے لوگوں نے آپ ﷺ اور اُن کے صحابہؓ کے مطلق ایسا ہی کہا تھا: اُن کے مذہب نے ان کو دھوکہ دیا، یہ اب قیصر اور کسریٰ کے خزانے کو کس طرح دیکھتے ہیں؟! اور پھر ذلیل ہونے والوں کی گمراہی کے باوجود اللہ کا وعدہ پورا ہوا۔ یوں قیصر اور کسریٰ کا وقار اور ریاستیں خاک میں مل گئیں اور اسلام کا وقار اور اُس کی ریاست بلند ہوئی اور یہ اللہ کے حکم سے پھر ہو گا، اور نفرت کرنے والے اپنے غضب میں ہی ہلاک ہوں گے اور اِن کے پیچھے ظالموں کے جاسوسوں کا اور سازش کرنے والوں کا اور اُن تمام کا کہ جو حق کے مقابلے میں باطل کا کلمہ بلند کرتے ہیں یہی حال ہو گا۔

(وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ)

"اور وہ لوگ کہ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ (مرنے کے بعد) کونسی پلٹنے کی جگہ پلٹ کر جائینگے" (سورۃ الشعراء: 227)۔

پیارے بھائیوں اور بہنوں:

ہم خیالوں کی دنیا میں کام نہیں کرتے، بلکہ ہم کام کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے وعدے پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ جو کہ صرف انبیاء کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی صرف آخرت کے لئے ہے بلکہ اس دنیا میں موجود ایمان والوں اور آخرت دونوں کے لئے ہے۔

(إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ)

"بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان لانے والوں کی دنیوی زندگی میں (بھی) مدد کرتے ہیں اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے" (سورۃ الغافر: 51)۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں میرے عزیز بھائیوں اور بہنوں کہ حزب اپنے قیام سے لے کر آج تک کافی بار تقریباً اپنے ہدف تک پہنچ گئی تھی، مگر،

(لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ)

"ہر وعدے کا ایک وقت لکھ دیا گیا ہے" (سورۃ الرعد: 38)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی عظیم جاننے والے ہیں۔۔۔ جب اللہ قوی والعزیز کسی معاملے کا فیصلہ فرماتے ہیں، تو وہ اُس سے مطلق وجوہات کو آسان فرمادیتے ہیں اور پھر اُس معاملے میں دیر نہیں لگتی۔

(إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا)

"بیشک اللہ اپنا کام پورا کرلینے والا ہے، بیشک اللہ نے ہر شے کے لئے اندازہ مقرر فرما رکھا ہے" (سورۃ الطلاق: 3)۔

خلاصہ یہ ہے کہ میں وہاں سے شروع کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے ذی الحج کے دس افضل دنوں میں سے پہلے دن کا ذکر کیا کہ جس کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور جن کے مطلق آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ أَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ...»

"جس کسی نے بھی ان دنوں میں (یعنی ذی الحج کے پہلے دس دنوں میں) نیک اعمال کیے وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک دوسرے دنوں میں کیے گئے اعمال سے افضل ہیں"۔

یہ عظیم دن ذی الحج کے مقدس مہینے کے ساتھ ہی شروع ہوتے ہیں اور عید قربان پر ختم ہوتے ہیں، اور یہ کہ میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ ان دنوں کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہماری عبادات قبول فرمائے، اور یہ کہ یہ دس راتیں اُن تمام لوگوں کے لئے خیر کا باعث ہوں کہ جو ان دنوں کا ٹھیک طریقے سے حق ادا کریں، کیونکہ یہ دن سچائی، خلوص، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے دن ہیں، جن میں اچھے اعمال اور دعائیں اللہ کی اجازت سے قبول ہوتی ہیں۔۔۔

میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اچھے دن لوٹادے کہ آج ہم مصیبتوں تلے زندگی گزار رہے ہیں، اور یہ کہ ہم خالص بنیاد پر اپنے ہاتھوں میں خیر لئے کھڑے ہیں، اور اپنی زبانوں سے حق کا کلمہ بلند کیے ہوئے ہیں، کہ دلوں کو یقین ہے اور سینے اس کے لئے کھل گئے ہیں:

(وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ*بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاء وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ)

"اور اس روز اہلِ ایمان خوش ہوں گے، اللہ کی مدد سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے، اور وہ غالب ہے مہربان ہے" (سورۃ الروم: 5 4)۔

آخر میں، میں اس بات کو دہراوں گا کہ یہ دعوت اللہ کی ملکیت ہے اور اسے سازش کرنے والوں کی سازشوں، ظالموں کے جاسوسوں، نفرت کرنے والوں کے ذہن سے اور بدنام کرنے والوں کے جھوٹ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، بلکہ اللہ کے دین کی یہ دعوت بلند سے بلند تر ہوتی جائے گی اور اپنی روشنیوں سے دیکھنے والے مخلص لوگوں کو منور کرے گی، اور اپنی چمک سے نفرت کرنے والے سازشیوں کے دلوں کو پھیر دے گی۔

(وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ)

"اور تمہیں تھوڑے ہی وقت کے بعد خود اِس کا حال معلوم ہو جائے گا"(سورۃ ص:88)

والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا بھائی عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

یکم ذی الحج 1438 ہجری

23 اگست 2017